© rasailojaraid.com

مولانا عزیز زبیدی منڈی واربرٹن

اربعین ولی اللہی

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ف [illegible]ھ) نے مختصر چالیس حدیثوں کا ایک مجموعہ مرتب فرمایا تھا۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ سب حضرت علیؓ بن ابی طالب سے مروی ہیں اور بقول شاہ صاحب سب ایک ہی سند سے مروی ہیں۔ سند صحیح اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

کسی زمانہ میں مطبع مجتبائی دہلی نے ([illegible]ھ) اربعینیں مع ترجمہ شائع کی تھیں۔ ان میں سے ایک حضرت شاہ ولی اللہؒ کی اربعین بھی تھی۔ اس وقت راقم الحروف کے سامنے یہی مجموعہ ہے۔

ان احادیث کے الفاظ نہایت مختصر مگر معانی کا بحر ذخار ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو انہیں یاد کر کے اپنی آخرت بنا سکتا ہے۔ اس لئے ذیل میں ہم انہی احادیث کو انہی کے سابقہ ترجمہ کے ساتھ مع مختصر تشریح آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ الفاظ اور جزوی ترمیم کے ساتھ ترجمہ پہلا ہے۔ تشریح راقم الحروف کی طرف سے ہے۔ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَمَّا بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ فَھٰذِہٖ اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُسْنَدَۃً بِالسَّنَدِ الصَّحِیْحِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبِیَانُھَا یَسِیْرَۃٌ وَمَعَانِیْھَا کَثِیْرَۃٌ لِیَدَّ رِسَھَا رَاغِبُ خَیْرٍ رَجَاءَ اَنْ یَّدْخُلَ زُمْرَۃَ الْعُلَمَاءِ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقِیْھًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَشَہِیْدًا۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ یہ وہ چالیس حدیثیں ہیں کہ جو مستند ہیں سند صحیح سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک [illegible] جن کے الفاظ مختصر [illegible] تاکہ طالب خیر اس کی تدریس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرے، اس امید سے کہ داخل ہو جاوے علماء کے زمرے میں، بموجب فرمانے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ جس نے حفظ کرائیں میری امت کو چالیس حدیثیں ان کے دین کے بارے کی اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقیہ اور رہیں قیامت کو اس کا شفاعت کرنے والا اور گواہ ہونگا۔

قَالَ الْفَقِيْرُ وَلِيُّ اللّٰهِ عُفِيَ عَنْهُ شَافَهَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِيْهِ الشَّيْخِ إِبْرَاهِيْمَ الْكُرْدِيِّ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ أَبِيْهِ عَبْدِ الْقَادِرِ عَنْ جَدِّهِ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهِ الْمُحِبِّ عَنْ عَمِّ أَبِيْهِ أَبِي الْيُمْنِ عَنْ أَبِيْهِ شِهَابِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيِّ الدِّيْنِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنِ السَّيِّدِ أَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ وَالِدِهِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ وَالِدِهِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ وَالِدِهِ أَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ وَالِدِهِ الْحُسَيْنِ عَنْ وَالِدِهِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ أَبِيْهِ الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: کہتا ہے فقیر ولی اللہ عفی عنہ کہ بیان کیا میرے روبرو ابو طاہر مدنی نے اپنے باپ شیخ ابراہیم کردی سے اور انہوں نے زین العابدین سے اور انہوں نے اپنے باپ عبد القادر سے اور انہوں نے اپنے دادا یحییٰ سے اور انہوں نے اپنے دادا محب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے چچا ابو الیمن سے اور انہوں نے اپنے باپ شہاب احمد سے اور انہوں نے اپنے باپ رضی الدین سے اور انہوں نے اپنے باپ رضی الدین سے اور انہوں نے ابو القاسم سے اور انہوں نے سید ابی محمد سے اور انہوں نے اپنے باپ ابی الحسن سے اور انہوں نے اپنے باپ ابو طالب سے اور انہوں نے اپنے باپ ابی علی سے، انہوں نے ابو القاسم سے انہوں نے اپنے والد حسین سے انہوں نے اپنے باپ جعفر سے انہوں نے اپنے باپ عبد اللہ سے، انہوں نے اپنے باپ زین العابدین سے، انہوں نے اپنے باپ حسین سے انہوں نے اپنے باپ علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

① دید و شنید:

خبر دیکھنے کے برابر نہیں!

تشریح:

سنی ہوئی بات، دیکھی بھالی بات جیسی نہیں ہوتی ——— اس کے یہ معنی نہیں کہ خبر غلط ہی ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ گو دونوں صحیح ہو سکتی ہیں لیکن مشاہدہ کا یقین سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) لڑائی داؤپیچ کا نام ہے: اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ

لڑائی دھوکے کا نام ہے

تشریح:

جنگی خفیہ تدابیر اور داؤپیچ کو "خدعہ" (فریب۔ دھوکہ) سے تعبیر کیا گیا ہے جس میں بدعہدی شامل نہیں ہے۔ بہرحال ایک فریق، دوسرے فریق کو مات دینے کے لئے ہر وہ چال چلتا ہے جو وہ اپنے لئے مفید تصور کرتا ہے۔ فریق مخالف کو اندھیرے میں رکھ کر شکست دینا بھی ایک جنگی تدبیر اور چال ہے۔ اور یہی "خدعہ" ہے۔

(۳) آئینہ مسلم: اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے

تشریح:

ایک پاکیزہ مسلمان کو دیکھ کر دوسرا مسلمان اپنا جائزہ لینے کی توفیق پاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ مسلمان دوسرے بھائی کی اصلاح میں مداہنت نہیں کرتا، ہو بہو اس کو اس کی تصویر دکھا دیتا ہے۔ اس کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ: اصلاح منظور ہے تو اس کی کمزوریوں کا ڈھنڈورا نہ پیٹا جائے بلکہ درپردہ اس کی اصلاح کی جائے۔ جس کا علم صرف اسے ہو، دوسرے کو نہ ہو —— مسلم کی فضیحت دراصل شخصیت کشی کے مترادف ہے۔

(۴) مشورہ دینا: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ!

جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتداری لازم ہے

تشریح:

یعنی مشورہ پوری ایمانداری کے ساتھ دیا جائے جس میں خیر خواہی کا جذبہ کارفرما ہو، اگر اس سلسلے میں "صحیح بات کا علم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار ہی "ایمانداری" ہے۔

(۵) امر بالمعروف: اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

نیک کام بتانے والا نیکی کرنے والے کے برابر ہے

تشریح:

تارکِ نماز کو نماز پڑھانا، شراب نوش کو اس سے توبہ کرانا بجائے خود بڑی نیکی ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس موضوع کے دو بڑے عنوان ہیں۔ آپ کے کہنے پر جتنی کوئی نیکی کرے گا یا جس قدر وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

برائی سے بچے گا، اس کے برابر آپ کو اجر و ثواب ملے گا۔ اور آپ کے کہنے پر یہ سلسلہ جتنا آگے بڑھے گا اتنا ہی آپ کو بھی اسی حساب سے، اس میں سے حصہ ملے گا۔ یہی وجہ ہے کہ معلم اور واعظ کا پلہ سب سے بھاری رہے گا۔ کیونکہ چراغ سے جتنے چراغ جلیں گے روشنی اتنی بڑھے گی۔

⑥ اظہارِ ضرورت پردہ میں:

اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ

احتیاج کے سلسلہ میں چھپا کر مدد مانگو!

تشریح:

پتا بجائے خود بڑی مصیبت ہے لیکن اپنی بپتا کسی سے جا کر کہنا اور بڑی بپتا ہے۔ احتیاج شیروں کو روبہ (لومڑی) بنا دیتی ہے۔ اس سے شخصیت کا بھرم کھل جاتا ہے۔ انسان کی انا اور خودی کو بڑا دھچکا لگتا ہے اس کے باوجود بعض اوقات کسی سے کہے بغیر چارہ بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے فرمایا: کسی سے کچھ کہنا ہے تو چپکے سے کہو اور جس سے کہنا ہو وہ بھی انسان ہو، تیس مار خاں نہ ہو کہ آپ کی مدد کر کے اپنی دکان ہی چمکاتا پھرے یا مدد کی بجائے مزید آپ کی فضیحت کا سبب بن جائے۔

⑦ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو:

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

دوزخ سے بچو، آدھا ہی چھوہارہ دے کر!

تشریح:

اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے وہ دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے، اس لئے فرمایا: کہ ضروری نہیں، منوں اور ٹنوں کے برابر ہو، کھجور کا آدھا ٹکڑا ہی سہی، جتنا بن پڑتا ہے راہِ خدا میں اب دے ڈالئے کل آپ کے کام آئے گا، ان شاء اللہ!

⑧ دنیا جیلخانہ ہے:

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے!

تشریح:

بے خدا جینا کچھ مشکل نہیں ہے کیونکہ وہ ہر طرح آزاد ہوتا ہے لیکن جب وہ دنیا سے نکلتا ہے تو لا ہے الب بہشت کے بعد دوزخ ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ با خدا جیتے ہیں، ان کے لئے یہ دنیا "پابندیوں" کی دنیا ہے۔ بالکل یوں جیسے جیل خانہ۔ کیونکہ اس کے سامنے قدم قدم پر یہ سوال ہوتا ہے کہ یہ قدم اٹھانا جائز ہے یا ناجائز؟ اس سے خدا خوش ہوگا یا ناراض؟ اس لئے جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو یوں ہوتا ہے جیسے قید سے کوئی رہا ہوتا ہے۔ دوزخ سے نکل کر جیسے جنت میں آگیا ہو۔ جبکہ کافر کا معاملہ اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالکل برعکس ہوتا ہے۔

⑨ شرم وحیا: اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ

شرم سراسر بہتر ہے!

تشریح:

خیر کے کاموں میں شرم وحیا کی باتیں ایک بحرہ ہی ہوتی ہیں یا اس امر کی غماض کہ: اس کے شب و روز دین سے مختلف ہیں اور اسلام کے سلسلے میں اس کا تعلق خام ہے۔ جہاں تک "برے اور عریاں" امور سے کسی کے قلبی انقباض کی بات ہے اسے تو سرتاپا خیر ہی تصور کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بات ہر مرحلہ پر اور ہر رنگ میں مطلوب ہے۔

⑩ قول و اقرار: عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ

ایماندار کا وعدہ کرنا، جیسا کہ ہاتھ کا پکڑ لینا ہے

تشریح:

مومن زبان کا پکا ہوتا ہے ورنہ اس کے کلمے کا بھی اعتبار نہ رہے کیونکہ یہ بھی خدا سے ایک عہد، ایک وعدہ اور ایک اقرار ہے۔ جس طرح کلمے کا پاس ہے، اسی طرح اسے اپنی زبان کے بول کا بھی پاس ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیئے!

⑪ بائیکاٹ: لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ

ایماندار کو درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے علیک سلیک چھوڑے

تشریح:

اسلامی غصے (البغض للہ) کے سوا باقی جتنے غصے ہیں، سب وقتی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی شخص لازوال بنا دیتا ہے تو وہ دراصل ایک نئے "دین الٰہی" کی طرح ڈالتا ہے جو بہرحال جائز نہیں ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اگر بھائی بھائی باہم لڑ پڑے ہیں تو زیادہ سے زیادہ تین دن تک غصہ رکھ سکتے ہیں۔ تین دن کے بعد انہیں غصہ تھوک دینا چاہیئے کیونکہ اس سے ملی وحدت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مسلم اپنی نجی اور خالص نفسانی آتش غضب کی خاطر ملی وحدت کے لئے خطرہ بننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا اور نہ ہونا چاہیئے ——— ویسے بھی محدود دائرہ کی حد تک بھی ایک بھائی دوسرے بھائی کے پہلو میں تیر و نشتر بن کر اس کے چین و آرام کو غارت کرے، مسلمانی نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

⑫ دھوکا اور فریب لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا

وہ ہم سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے

تشریح :

فریبِ شرک ہو یا سرابِ بدعت، معاملہ میں دھوکے کا فسانہ ہو یا فریبِ نفس اور فکر و عمل میں مکر و خدع کا کوئی انداز، اسلام ان سب کے خلاف سیفِ براں ہے اور مسلم کی ہر سعی و کوشش ان کے خلاف جہادِ پیہم۔ اب بھی اگر زندگی کے کسی گوشہ میں مکر و خدع، فریب اور دھوکے کی کوئی گنجائش رکھتا ہے تو ظاہر ہے وہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حلقہ بگوشوں میں سے نہیں ہو سکتا۔ دینِ اسلام کے بارے میں جہاں یہ آیا ہے کہ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا" (اس کی راتیں بھی دن کی مانند ہیں) وہاں دھوکہ اور فریب کو سر چھپانے کیلئے کیسے گنجائش مہیا کی جا سکتی ہے؟ ——— اگر آج دھوکہ اور فریب نہ رہے تو صفحۂ ہستی سے بدی کا وجود ہی مٹ جائے بلکہ دو دلوں کے درمیان "بے اطمینانی" کی جو فضا پیدا ہو جاتی ہے، اسکے امکانات بھی معدوم ہو جائیں۔

⑬ جو کفایت کرے کافی ہے : مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهٰى ———!

جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کرے، اس سے بہتر ہے جو بہت ہو اور غافل بنا دے۔

تشریح :

بات غذا کی نہیں پیٹ کی ہے، تھوڑی ہو اور آسودگی بخشے۔ بہتر ہے اس سے کہ وافر ہو تو پیٹ پھاڑے یہی کیفیت زندگی کی اصل روح کی ہے کہ اگر بہتات اس کے لئے فتنہ ثابت ہو سکتی ہے تو اس سے تھوڑی بہتر ہے یہ سلمانی ہے۔ اگر کثرت، دین و ایمان کے لئے قوت کی باعث ہو تو اب قلت سے یہ کثرت بہتر۔ اسے "سلیمانی" کہتے ہیں۔ تاہم معنوی اور اخروی لحاظ سے "عیشِ فراواں"، کم ہی سود مند نکلا ہے۔ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ بندہ اسے "عیش فراواں اور کثرتِ مال و منال" کے امتحان کی تمنا ہی نہ کرے۔ پیغمبر بے داغ ہوتے ہیں، دنیا ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتی لیکن اس کے باوجود حضورؐ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد ہی بہشت میں داخل ہوں گے اور صحابہؓ میں یہی معاملہ حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف سے ہو گا۔ (الاکتساب للامام محمدؒ)

⑭ ہبہ کر کے واپس لینا : اَلرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالرَّاجِعِ فِيْ قَيْئِهٖ!

دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا ایسا ہے جیسا قے کر کے چاٹ لینے والا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تشریح:

جب کوئی شخص کسی کو کوئی چیز ہبہ کر دیتا ہے بخشش کر دیتا ہے، وہ چیز اب اس کے دائرۂ ملکیت سے خارج ہو جاتی ہے۔ شرعاً، اخلاقاً اور قانوناً وہ اسے واپس لینے کا حق نہیں رکھتا۔ اگر کوئی شخص ایسی ذلیل حرکت کرے بھی تو وہ غاصب کہلائے گا۔ اس کے علاوہ اس کی مثال وہ ہوگی جو ایک کتے کی ہو سکتی ہے جو قے کر کے پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔ یہ بات نہ صرف شرعاً ناپسندیدہ ہے، عالی ظرفی کے بھی منافی ہے۔

(۱۵) بات کی ذمہ داری: اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ!

بلا بولنے پر موقوف ہے!

تشریح:

زبان سے جو بول نکلتا ہے، بولنے والے پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے:

"ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید" (پ ۲۶۔ ق۔ ع ۲)

"کوئی بات (انسان) منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر ایک چوکیدار اس کے پاس (لکھنے کو) تیار رہتا ہے۔"

بہرحال جب تک کوئی چپ رہتا ہے اس سے کوئی نہیں پوچھتا کہ کیا بولے اور کیوں بولے؟ جب زبان چلاتا ہے تو اس سلسلہ کے نتائج کی ذمہ داری بھی اسے اپنے سر لینی پڑ جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو بات کہے سوچ سمجھ کر کہے۔

(۱۶) جیسے کنگھی کے دندانے: اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ!

لوگ (ایسے ہیں) جیسے کنگھی کے دندانے

تشریح:

ایک اور روایت میں "الناس سواء" آیا ہے۔ غرض یہ ہے کہ: جیسے کنگھی کے دندانے یکساں حیثیت رکھتے ہیں، اسی طرح بحیثیت "ابن آدم" سب یکساں ہیں۔ ان میں پیدائشی طور پر اونچ نیچ کا تصور بالکل غلط ہے۔ الا بالتقویٰ، کما قال اللہ تعالیٰ:

"ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" (قرآنِ حکیم)

اس کے دوسرے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بکھرے اور میلے بالوں کی اصلاح کا دارومدار کسی ایک دندانے پر نہیں ہے بلکہ سب پر یکساں ہے۔ اسی طرح ابن آدم بھی اگر اپنی نوعی اور اجتماعی الجھنوں کو سلجھانا چاہے تو اس کیلئے سب کو کنگھی کے دندانوں کی طرح متحد ہو کر رہنا پڑے گا۔ اور جس طرح ایک دندانہ کچھ نہیں کر سکتا بلکہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح عوام الناس اگر ایک دوسرے سے الگ کر دیں تو ان کی قوت منتشر ہو جائے گی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ اتحاد کی برکتوں سے نہ صرف محروم رہیں گے بلکہ اپنا وجود کھو بیٹھیں گے۔

⑰ دل کی تونگری:

اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ

بے پرواہی وہ جو دل کی بے پرواہی ہو

تشریح:

یعنی اگر دل سیر نہیں ہے تو ہمالیہ کے برابر بھی سونا میسر ہو تو وہ کمبخت پھر بھی بھوکا ہی رہے گا۔
اگر دل کی دنیا سیر ہے تو نانِ جویں کھا کر بھی شاہ نظر آئیگا۔

اصل میں لوگوں نے جس چیز کو دل کا چین قرار دیا ہے، وہی ان کی بے اطمینانی کا موجب بھی ہے۔ کیونکہ زندگی کا مصرف دادِ عیش پانا نہیں بلکہ جی کہ زادِ راہ تیار کر کے خدا کے حضور سرخرو ہونا ہے — کیونکہ یہ دنیا ڈیرہ جمانے کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ایک پل ہے جس کے پار پہنچ کر دم لینا ہے۔ اگر کوئی شخص اس نکتے کو پالیتا ہے تو دل کا وہ غنی رہ سکتا ہے ورنہ دوزخ کی طرح "ھل من مزید" کہے گا لیکن تاقیامت سیر نہیں ہوگا۔

⑱ خوش قسمت:

اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ لِغَیْرِہٖ!

نیک بخت وہ جو دوسرے کا حال دیکھ کر آپ بیدار ہو جائے

تشریح:

جو شخص دوسروں کے حالِ زار سے سبق لے کر سنبھل جاتا ہے وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے کہ جوتے پڑنے سے قبل سنبھل گیا مگر اس شخص کی بدنصیبی کی کیا حد جو دوسروں کے لئے سرمایۂ عبرت بن کر رہ گیا۔

⑲ بعض اشعار حکیمانہ ہوتے ہیں:

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا!

یقین کیجئے! بعض شعر (تو) سراسر حکمت ہوتے ہیں اور بعض تقریریں سراپا جادو!

تشریح:

بعض اشعار واقعی حکیمانہ، پرمغز اور نہایت معنی خیز ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض تقریریں اور بول انتہائی ساحرانہ تصور کئے جاتے ہیں۔ اور اسی حد تک ان کو داد بھی دی جا سکتی ہے لیکن واقعاتی دنیا میں ان پر کسی فلسفہ اور نظام کی عمارت کھڑی کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ "ہوا کی دنیا" کی اساس پر واقعاتی دنیا کی بنیادیں اٹھانا ایک انہونی بات ہے۔ اسی لئے اسلام نے دنیائے شعر و ادب کی خاص حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔

⑳ ملک کی بقا کی بنیاد:

عَفْوُ الْمُلُوْکِ اِبْقَاءٌ لِّلْمُلْکِ ———!

بادشاہوں کی بخشش اور چشم پوشی ملک کے باقی رہنے کا سبب ہے!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تشریح:

سخت گیری سے ایک غیر قدرتی گھٹن پیدا ہوتی ہے جو بالآخر لاوا بن کر جب پھوٹ پڑتی ہے تو اسے اور پوری قوم کے مستقبل کو غارت کر کے رکھ دیتی ہے۔

اگر نرمی، شفقت اور محبت سے اس کو لے کر کوئی چلتا ہے تو وہ اس کے اقتدار، مفاد اور ملک کی بقا کا وسیلہ بن جاتی ہے۔

اس نرمی سے مراد، قانونی تقاضوں کو نظر انداز کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد وہ خوشگوار فضا ہے جو ایک حکمران کی حکمتِ عملی کی بنا پر مملکت میں پیدا ہو جاتی ہے۔

(باقی بیس احادیث ان شاء اللہ آئندہ شمارہ میں)

مسلک اہلحدیث کا داعی کتاب و سنت کا ترجمان

فون نمبر ۳۶۲۰

ہفت روزہ "الاسلام" لاہور

زرسالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے

ایڈیٹر: بشیر انصاری ایم۔ اے، زیر اہتمام: مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ شہر

خط و کتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ: جامعہ محمدیہ، چوک نیائیں۔ گوجرانوالہ

تعارف:

الجامعۃ الکمالیہ
دار الحدیث راجووال
ضلع ساہیوال

(عبد اللہ سلیم ناظم نشر و اشاعت)

جماعت اہلحدیث کا یہ عظیم الشان ادارہ مشہور اڈا لاریاں منڈی راجووال میں، برلب پختہ سڑک، قصور دیپالپور روڈ واقع ہے۔ یہاں سے لاہور، قصور، ملتان، بہاولنگر اور اوکاڑہ کو بسیں چلتی ہیں۔

سنہ ۱۳۶۸ھ (۱۹۴۹ء) میں مقامی و بیرونی احباب کے مشورہ سے مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدہ نے اس درسگاہ کی بنیاد رکھی اور اس کو باقاعدہ ایکٹ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء کے تحت بنام اہلحدیث رجسٹری کروایا۔

دار الحدیث اپنی مستقل ذاتی عمارت میں واقع ہے جو کہ ساٹھ مرلہ اراضی سے زائد ہے۔ دار الاقامۃ کے تیرہ ۱۳ عدد پختہ کمرے تعمیر ہو چکے ہیں اور برآمدہ جات، سٹور، باورچی خانہ اور رہائش گاہ اساتذہ کی تجویز زیر غور ہے۔ جامعہ کی دو منزلہ مسجد زیر تعمیر ہے جس کی تعمیر کے اخراجات کا اندازہ دو لاکھ روپے سے زائد ہے۔

بفضلہ تعالیٰ اس دار العلوم سے فارغ ہونے والے طلبہ ملک کے مختلف علاقوں میں تعلیمی، تدریسی اور تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

© rasailojaraid.com